الرد المُحکم المتین

علی

الدر الثمین فی دفاع مولانا محمد امین

جس میں مولوی منیر احمد منور (کہروڑ پکّا) کے تلبیسات اور افتراءات پر
مشتمل ایک پُر فریب فتوے کا علمی و تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے

از قلم

حافظ عُبید اللہ

DRAFT

پس منظر

چند دن قبل ایک دوست نے ساٹھ صفحات پر مشتمل ایک پی ڈی ایف فائل بھیجی جس کا عنوان تھا" الدر الثمین فی دفاع مولانا محمد امین رحمۃ اللہ علیہ"، لکھنے والے کا نام لکھا ہے" مولانا منیر احمد منور، صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا (لودھراں)"، مضمون پڑھنے پر معلوم ہوا کہ یہ کسی استفتاء کا جواب ہے جس میں" زید اور عمرو" دو فرضی کرداروں کا ذکر کر کے دونوں کی طرف ایک متوفی بزرگ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب کی مستدلہ دو تاریخی روایات کے حوالے سے الگ الگ موقف منسوب کیے گئے ہیں کہ زید یوں کہتا ہے اور عمرو یوں کہتا ہے اور پھر سوال کیا گیا ہے کہ دونوں میں سے کس کا موقف درست ہے؟ پھر اس استفتاء کے آخر میں" زید و عمرو" کو بھول کر ایک شخص کا نام لے کر یہ استفتاء تیار کرنے والا بتاتا ہے کہ:

> "اس شخص نے ایک" پُر فریب مبہم استفتاء" بنا کر مختلف فتاویٰ اور اس کی تائیدات حاصل کی ہیں اور پھر مستفتی اور اس کے ہم مشرب لوگوں نے فسق یزید کے قائلین اکابرین دیوبند خصوصاً استاذ المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ استفتاء اور اس کے جواب میں موصول ہونے والے فتاویٰ کی نقل ہمراہ ہے".

نیچے سائل کا نام لکھا ہے

"محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی، مدرس مدرسہ امینیہ راولپنڈی اور حمزہ احسانی مجلہ صفدر لاہور".

جب میں نے یہ استفتاء اور اسے بنانے والے دو نام دیکھے تو ساری واردات سمجھ میں آ گئی کہ یہ دونوں اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کا جدی پشتی کام ہی اپنے سے

اختلاف کرنے والوں کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کر کے گھڑے گھڑائے فتوے لگانا اور لوگوں کی پگڑیاں اچھالنا ہے، ان کے بڑے بھی پوری زندگی اسی مشن پر کام کرتے رہے اور اب یہ نئی نسل بھی اسی سنت کو زندہ رکھے ہوئے ہے، ان کے بڑوں نے بھی اپنی پٹاری میں" خارجی، ناصبی، عباسی اور یزیدی وغیرہ" جیسے فتوے رکھے ہوتے تھے، ایسا شاذ و نادر ہی ہوا ہوگا کہ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا جس نے ان کی کسی بات سے علمی اختلاف کیا ہو، اس پر انہوں نے فتویٰ نہ لگایا ہو، بہر حال یہ استفتاء پڑھ کر ہی یہ بات معلوم ہوگئی کہ یہ فتویٰ نویسی کے نام پر جو مجلس عزا پڑھی جا رہی ہے دراصل سال بھر پہلے دو عدد تاریخی روایات کی تحقیق سے متعلق دار العلوم دیوبند، دار العلوم کراچی اور دیگر مراکز افتاء سے صادر ہونے والے فتاویٰ کا اثر زائل کرنے کی بھونڈی کوشش ہے اور انتہائی چالاکی و مکاری سے طعن صحابہ پر مشتمل ان مردود و موضوع تاریخی روایات سے متعلق استفتاء اور فتاویٰ سے توجہ ہٹانے کے لئے" فسق یزید" کا شور مچایا جا رہا ہے کہ جیسے یہ استفتاء اور اس کے جواب میں صادر ہونے والے فتاویٰ کا موضوع ہی" فسق یزید" ہو۔

یوں ساری کہانی یہ سمجھ میں آئی کہ اس جدید سبائی گروہ نے جب سے ان مردود و موضوع اور طعن صحابہ پر مشتمل روایات کے بارے میں دار العلوم دیوبند اور دار العلوم کراچی وغیرہ کی فتوے دیکھے تو ان کو غصہ اس بات کا ہے کہ جلیل القدر صحابی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر تہمت اور بہتان لگانے والی ان تاریخی روایات کو ان مفتیان کرام نے " موضوع" اور" مردود" کیوں قرار دیا ہے، کیونکہ ان کے ایک بزرگ نے جنہیں یہ لوگ " امام معصوم" کا درجہ دیے ہوئے ہیں ان دو روایات اور اسی طرح کی متعدد بے سند و ناقابل اعتماد دیگر روایات سے بھی اپنے فریق مخالف کے سامنے استدلال کیا تھا، ہمیں اچھی طرح یاد ہے جب سال بھر پہلے دار العلوم دیوبند وغیرہ سے یہ فتوے آئے تھے تو اس

گروہ نے ایک طوفان بدتمیزی بپا کیا تھا، پہلے اس کے لئے کراچی کے ایک جاہل وفاسق نام نہاد" مناظر اسلام" کی خدمات حاصل کی گئیں جو اپنی گالی بازی اور بازاری زبان کے لئے مشہور ہے بلکہ عالمی چمپئین ہے (میں نے اس شخص کو جاہل و فاسق ذمہ داری کے ساتھ لکھا ہے اور میرے پاس اس کے ثبوت ہیں) اس گالی باز کا طریقۂ واردات یہ ہے کہ جب اس نے اپنے گالی بازی کے فن کا بھرپور استعمال کرنا ہوتا ہے تو یہ جعلی ناموں سے بڑے بڑے" گالی نامے" لکھتا ہے، اس کے جعلی ناموں میں سے ایک نام" علامہ دوست محمد قندھاری" ہے، بہرحال اس بدزبان شخص سے مختلف زندہ وفوت شدہ اشخاص پر تبرا بازی کی ویڈیو بنوا کر سوشل میڈیا پر چلائی گئیں لیکن آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ مجال ہے اس گالی باز نے دار العلوم دیوبند و دار العلوم کراچی وغیرہ کی طرف مُنہ کر کے ایک لفظ بھی کہا ہو جہاں سے یہ فتوے جاری ہوئے، بلکہ گالیاں انہیں دی گئیں جن کا یا تو اس موضوع سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا اور وہ کئی سال قبل اس دنیا سے جا چکے تھے، یا ان پر تبرا کیا گیا جنہوں نے ان تاریخی روایات کی تحقیق کے لئے ان مفتیان کرام کی طرف رجوع کیا تھا.

پھر ساتھ ہی کچھ" بزرگ نما اصحاب جبہ ودستار" نے پنڈی کے ایک مسخرے کو بھی آگے کیا جو اپنے آپ کو" استاذ المناظرین" کہتا پھرتا ہے اور ہر جگہ یہی راگ الاپتا ہے کہ" میں نے اتنے سال تخصص پڑھایا ہے"، " میرے اتنے ہزار شاگرد ہیں"، یہ وہی" استاذ المناظرین" ہے جسے نومبر 2011ء میں ایک جماعت نے جس کے اس وقت امیر بھی شیخ الحدیث منیر احمد منور تھے، یہ کہہ کر اپنی جماعت سے خارج کر دیا تھا اور باقاعدہ اس اخراج کا اعلان شائع کیا تھا کہ:

"اس کی جانب سے پھیلائے گئے کشوف والہامات علمائے دیوبند کے

مزاج اور طرز عمل کے خلاف ہیں"۔

لیکن آج اس" علماء دیوبند کے مزاج اور طرز عمل کے مخالف" کو ہی مستفتی بنا کر اس سے دجل وفریب سے بھرپور ایک فرضی استفتاء لکھوا کر اس پر ان شیخ الحدیث صاحب نے ساٹھ صفحات کی مجلس عزا پڑھ ڈالی، واضح رہے کہ یہ شخص جس کا نام" محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی" ہے وہی ہے کہ جب ہم نے سال بھر پہلے ایک دوست کے ذریعے اسے پیغام بھیجا تھا کہ ہم اس کے پاس ان روایات پر بات کرنے کے لئے آنا چاہتے ہیں تو اس نے مختلف حیلے بہانے بنا کر بات کرنے سے انکار کر دیا تھا، ایک بہانہ یہ بنایا کہ تم جاہل ہو اس لئے اگر میں تم سے بات کروں گا تو میرے شاگرد کیا کہیں گے؟ یہاں تک کہ ہم نے اسے آخری پیغام یہ بھیجا کہ ہم بطور سائل آجاتے ہیں، تم ہمارے سوالات کا جواب دے دینا، تو اس نے پھر بھی مختلف حیلے بہانے بنا کر راہ فرار اختیار کی (یہ ساری پیغام رسانی ہمارے پاس محفوظ ہے اور ہم اس کا ذکر ایک سال قبل لکھی جانے والی اپنی کتاب میں بھی کر چکے ہیں)۔

قصہ مختصر یہ کہ اسی پنڈی والے (بزعم خود) " مفرور استاذ المناظرین" اور مولوی منیر احمد منور کی طرف سے اپنی جماعت سے نکالے گئے صاحب کشوف الہامات مسخرے، نیز لاہور سے برقی رسالہ نکالنے والے ننھے منے ایک سبائی نے مشترکہ طور پر دار العلوم دیوبند و دار العلوم کراچی وغیرہ کے فتاویٰ جات کا اثر زائل کرنے کے لئے دجل وفریب پر مشتمل ایک نیا استفتاء تیار کیا، اور ہماری معلومات کے مطابق یہ استفتاء وفاق المدارس کے ایک اعلی عہدے دار کی سفارشی تحریر کے ساتھ پہلے دار العلوم کراچی بھی بھیجا گیا تھا، لیکن آخری معلومات یہی ہیں کہ وہاں سے انہیں یہی جواب دیا گیا ہے کہ سابقہ فتویٰ کو ہی کافی سمجھا جائے، اب دار العلوم سے اس موضوع سے متعلق کوئی نئی تحریر جاری نہ ہوگی۔

تو ہر طرف سے ناامید ہو کر اور اپنے حلقۂ ارادت میں پھیلی سراسیمگی کو دور کرنے کے لئے اب اس گروہ نے آپس میں ملی بھگت کر کے دار العلوم دیوبند و دار العلوم کراچی کے فتووں کے جواب میں ایک خاص استفتاء بنا کر اس کا جواب اپنے ہی ایک "گرو" سے لکھوانے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے جن صاحب کا انتخاب کیا گیا ان کا نام ہے" شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور" ، آنجناب سے ہمارا کوئی تعارف نہیں ہے، ان کا نام ہم نے گزشتہ دنوں راولپنڈی میں اٹھنے والے ایک مناظرے کے شور میں تب سنا تھا جب دونوں فریق ایک دوسرے کو" کتے ، ریچھ اور خنزیر" جیسے القابات سے نواز رہے تھے، اسی ضمن میں ان شیخ الحدیث صاحب کا نام بھی آیا تھا، لیکن جیسے ضروری نہیں کہ کوئی شیخ الحدیث یا استاذ الحدیث ایک اچھا مناظر بھی ہو (جیسے ہم نے گزشہ دنوں پنڈی میں ہونے والے اس واقعہ میں دیکھ بھی لیا کہ کیسے اس گروہ کے چند نادانوں نے ملتان سے اپنے ایک بزرگ کو لا کر اس کی اپنے فریق مخالف کے ہاتھوں عزت افزائی کروائی جس پر ان کے کراچی والے جاہل گالی باز نے بھی یہ تبصرہ کیا کہ موصوف اچھے مدرس تو ہیں لیکن مناظر نہیں) تو اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ ایک شیخ الحدیث، افتاء اور فتویٰ نویسی کے آداب سے بھی واقف ہو، چنانچہ یہاں بھی ایسا ہی عجوبہ دیکھنے کو ملا کہ موصوف نے اپنی مناظرانہ عیاری سے کام لیتے ہوئے استفتاء میں پوچھے گئے سوالوں اور زیر بحث روایات پر تو مختصر طور پر الٹے سیدھے صغرے کبرے ملائے لیکن غیر متعلقہ باتوں پر کئی صفحات سیاہ کر ڈالے، بقول مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی:

" موضوع سے ہٹنے کی بدترین مثال پیش کی"

(تجلیات صفدر، جلد 1، صفحہ 547)

کہیں محمود احمد عباسی کی کتابوں سے لمبے لمبے اقتباسات نقل کیے تو کہیں فسق

یزید پر مجلس پڑھی گئی، جبکہ اصل موضوع اور مسئلہ تو تنقیص صحابہ پر مشتمل دو تاریخی روایات کی تحقیق تھی جن کے بارے میں دار العلوم دیوبند و دار العلوم کراچی وغیرہ سے فتاویٰ جاری ہوئے تھے، اصل سوال یہ تھا کہ کیا ان روایات میں صحابہ کرام پر طعن پایا جاتا ہے یا نہیں؟ ان روایات کی اسنادی حیثیت کیا ہے؟ کیا ایسی موضوع و مردود روایات سے کوئی عقیدہ ثابت کیا جاسکتا ہے؟ (جی ہاں! یہ گروہ یزید کے شرابی، زانی اور فاسق و فاجر ہونے کو عقیدے کا درجہ دیتا ہے) دار العلوم دیوبند و دار العلوم کراچی کو بھیجے گئے استفتاء میں نہ محمود احمد عباسی کے افکار و نظریات سے متعلق سوال کیا گیا تھا اور نہ ہی فسق و لعن یزید کے بارے میں ہی پوچھا گیا تھا، نہ ہی مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی کا نام لیکر یہ لکھا گیا تھا کہ ان کے فلاں و فلاں عقائد و نظریات ہیں لہٰذا ان کا حکم بتایا جائے، چنانچہ اس استفتاء کے جواب میں صادر ہونے والے فتاویٰ میں بھی صرف دو روایات کی تحقیق ہی پیش کی گئی تھی، فسق یزید یا عباسی نظریات وغیرہ سے ان میں بھی تعرض نہیں کیا گیا تھا، نہ ہی مولانا محمد امین اوکاڑوی کا ہی کوئی ذکر اذکار تھا، لیکن ان کے "شیخ الحدیث منیر احمد منور صاحب" جو سنا ہے خیر سے مناظر بھی ہیں انہوں نے اپنی مناظرانہ عیاری کا استعمال کرتے ہوئے استفتاء میں پوچھے گئے سوالوں سے بالکل ہٹ کر اپنا فتویٰ محمود احمد عباسی کی تحریرات سے شروع کیا اور پھر ناصبیت کی تاریخ لکھنے بیٹھ گئے اور پھر اپنے گروہ کے مخصوص طریقۂ واردات پر عمل کرتے ہوئے اپنے من پسند اور "ٹریڈ مارک رجسٹرڈ" موضوع یعنی "فسق یزید" پر اپنی تحقیق کے جوہر بکھیرنے لگے اور اس ساری کاروائی کو "دفاع مولانا محمد امین" کا نام دیا، اور طعن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر مشتمل ایک موضوع و مردود تاریخی روایت کو "معناً صحیح" لکھ کر یہ بتایا کہ ایک جلیل القدر صحابی پر بے شک بہتان لگتے رہیں اور طعن کا دروازہ کھلتا رہے، لیکن ہمارے لئے اہم صحابی کا دفاع نہیں بلکہ اپنے غیر صحابی بزرگ کا دفاع ہی اہم، ضروری اور

ہمارے دین وایمان کا تقاضا ہے۔فیا أسفاہ۔

پھر چلیں ہماری بلا سے وہ محمود عباسی یا فسق یزید پر ساٹھ نہیں ساٹھ ہزار صفحات سیاہ کریں ہماری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ ہمارا یہ موضوع ہی نہیں اور نہ ہی ہم نے اپنی زندگی کا مقصد فسق یزید کا ڈھنڈورا پیٹنا بنایا ہوا ہے، ہمارا موضوع تو یہ ہے کہ جو اپنے آپ کو اہل سنت بتا کر یزید کی آڑ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید کی بیعت کرنے والے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر چوٹ کرے گا یا ان پر بہتان تراشی کرے گا اس کا راستہ روکا جائے گا اور اسے ضرور ٹوکا جائے گا، پھر حیرت مجھے اس وقت ہوئی جب ان شیخ الحدیث صاحب نے اصول افتاء کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے بلا تحقیق اپنے فتوے میں میرا نام لکھ کر یہ غلط بیانی کی کہ "عبید اللہ کی کتابیں یزیدی و ناصبی عقائد پر مشتمل ہوتی ہیں" (الدر الثمین، صفحہ 59) یہ الفاظ پڑھ کر میں نے پنڈی والے مسخرے مستفتی کے بنائے استفتاء کے صفحات دوبارہ دیکھے کہ شاید اس نے میرے بارے میں بھی فتویٰ طلب کیا ہو اور میری کتب سے وہ عبارات باحوالہ نقل کی ہوں جن میں ناصبی و یزیدی عقائد کا بیان ہے، اور ان عبارات کا جائزہ لے کر اور تحقیق و تفتیش کر کے ہی "شیخ الحدیث صاحب" نے یہ فتویٰ جاری کر دیا ہے، لیکن مجھے استفتاء میں کہیں بھی ایسی کوئی بات نہیں ملی، نہ ہی میرے یا میری کتابوں کے بارے میں کوئی سوال اس استفتاء میں تھا، پھر میں سوچنے لگا کہ شاید پنڈی والے مفرور مستفتی نے "شیخ الحدیث صاحب" کو اپنے کشوف والہامات کے ذریعے یہ خبر دی ہو اور انہوں نے اس پر یقین کر کے ایسا لکھ دیا ہو اور اپنے آپ کو "كَفَى بالمرءِ كذِبًا أن يحدِّثَ بِكُلِّ ما سمِعَ" والے فریق میں شامل کرنے کی خواہش رکھتے ہوں، بہر حال کچھ بھی ہو، ان فتووں سے تو ہماری صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا، ہم نے تو اس گروہ کے بڑوں کے ایسے ایک کوڑی کے عوض تھوک کے حساب سے

ملنے والے فتووں کی پرواہ نہیں کی اور ان کی بزرگی سے مرعوب نہیں ہوئے، تو آج کے ان سبائیوں کے گھڑے گھڑائے بہتانات کو بھی اپنے جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں، یہ ان لوگوں کی بے بسی ہے کہ یہ جب کسی کتاب یا تحریر کا علمی جواب دینے سے قاصر آجاتے ہیں تو اپنے بڑوں کا بتایا ہوا وہی طریقہ اپناتے ہیں جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور مزید آگے تفصیل کے ساتھ ان کا طریقۂ واردات بیان کریں گے۔

ہاں اگر یہ لوگ ہماری کسی کتاب یا تحریر کا علمی رد کرتے، دلائل کا جواب دلائل کی زبان میں دیتے، ہماری جن کتابوں کے بارے میں یہ فتویٰ جاری کر رہے ہیں کہ ان میں ناصبی و یزیدی عقائد بیان ہوئے ہیں، یہ ان کتابوں کا علمی طور پر جواب لکھتے تو اور بات ہوتی اور ممکن ہے ہم سمیت بہت سے دوسرے لوگ علمی رد پڑھ کر ان" ناصبی و یزیدی عقائد" سے توبہ تائب ہو جاتے، لیکن چونکہ علمی طور پر یہ لوگ یتیم ہیں، کسی بات کا جواب ان کے پاس ہے نہیں اس لئے یہ اپنے مریدین کو" فسق یزید" اور" ناصبی و یزیدی" کا چورن بیچ کر مطمئن رکھنے کی سعی لا حاصل کرتے رہتے ہیں، اس بار ہم ان کے من پسند موضوع پر ان کا مبلغ علم جانچنے کے لئے اس مضمون کے آخر میں ایک سوالنامہ پیش کریں گے پھر دیکھیں گے ان کا علم کتنا ہے۔

مبلغ علم سے یاد آیا کہ دار العلوم دیوبند و دار العلوم کراچی کے فتووں کے مقابلے میں انہوں نے سب سے پہلے کراچی کے جس جاہل گالی باز کو میدان میں اتارا تھا اس کا اپنا مبلغ علم یہ ہے کہ ایک جگہ لکھتا ہے" قسطنطنیہ سنہ 32ھ میں فتح ہو گیا تھا"، جبکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ قسطنطنیہ سلطان محمد الفاتح کے ہاتھوں سنہ 857ھ مطابق 1453ء میں فتح ہوا تھا۔

اس کے علاوہ یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ مرزا قادیانی ملعون کا ایک شعری مجموعہ

ہے جس کا نام" درثمین" ہے، اور شیخ الحدیث منیر احمد منور صاحب نے بھی اپنے افتراءات و بہتانات سے پُر مضمون کا نام" الدر الثمین " رکھا ہے، تو ہم انہی کی زبان میں کہتے ہیں کہ خواہ" درثمین" اور" الدر الثمین " کے الفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے (کہ ایک میں الف لام نہیں اور دوسرے میں الف لام ہے) لیکن معناً مرزا قادیانی کے دجل و فریب اور اس منیری فتوے کے مستفتی و مفتی کی کارستانی میں بھر پور مماثلت پائی جاتی ہے اور یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے کہ اس مماثلت کی وجہ سے ان سے یہ نام رکھوایا گیا۔

بہر حال اب ہمارا شرعی حق ہے کہ ہم ان کے بہتانات کے جواب میں انہیں آئینہ دکھائیں کہ" اصلی یزیدی" اور" اصلی عباسی" وہ خود ہیں، لیکن اس سے پہلے آپ وہ استفتاء اور دار العلوم دیوبند سے صادر ہونے والا فتویٰ ایک بار پھر پڑھ لیں جو اس گروہ کو ہضم نہیں ہو رہا اور جس پر ان کے ہاں" مجالس عزا" بپا ہیں تا کہ اس سبائی گروہ کے دجل و فریب کو سمجھنے میں آسانی رہے (ہم اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف دار العلوم دیوبند کا فتویٰ ہی نقل کریں گے، جبکہ دار العلوم کراچی وغیرہ کے فتاویٰ میں بھی ان روایات کے بارے میں تقریباً ایسی ہی تحقیق پیش کی گئی ہے) ۔

باقی اس استفتاء کے پس منظر اور اس سے متعلقہ دیگر تفاصیل کا تعلق چونکہ ہم سے نہیں، اور ہماری معلومات کے مطابق یہ ساری تفصیل ملتان کے مستفتی عبد الواجد لطیف صاحب کی طرف سے ان کی بہت جلد آنے والی کتاب میں بیان کر دی گئی ہے اس لئے ہم اس تفصیل میں نہیں جائیں گے۔

❀❀❀

مستفتی عبدالواجد لطیف (ملتان) کا استفتاء

ایک صاحب نے حضرت معاویہ (رض) کے بیٹے یزید کا تعارف کرواتے ہوئے اور باقاعدہ "یزید" کا عنوان باندھ کر لکھا ہے کہ :

"طبرانی میں ہے کہ یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکتیں کرتا تھا، جب حضرت معاویہ (رض) کو علم ہوا تو حضرت معاویہ نے نرمی سے نصیحت فرمائی کہ : بیٹا! ایسے کام نہ کرو کہ جس سے مروت ختم ہو جائے، دشمن خوش ہوں، دوست برا سمجھیں، اور فرمایا کہ : کم از کم دن بھر ایسی باتوں سے صبر کیا کرو، اور جب رات آتی ہے تو رقیب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے، کتنے فاسق ہیں کہ دن عبادت میں گزارتے ہیں اور رات لذت وعیش میں گزارتے ہیں..."

پھر ان صاحب نے اس کے بعد اپنی طرف سے یہ الفاظ بھی لکھے ہیں :

"باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا"

یہ عبارت بلفظہ نقل کی گئی ہے، یہ صاحب چونکہ یہاں یزید کا تعارف کروا رہے ہیں اور پھر یزید کو شرابی اور فاسق ثابت کر رہے ہیں اس لیے یہ روایت انہوں نے اپنی دلیل میں پیش کی ہے اور اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا کہ اس روایت کی حیثیت کیا ہے؟ اور نہ ہی کسی قسم کا رد کیا ہے، لہذا یقینی طور پر وہ اس روایت کو صحیح سمجھ کر ہی پیش کر رہے ہیں.

اب دریافت طلب امور یہ ہیں کہ :

1) ان صاحب نے لکھا ہے کہ یہ بات "طبرانی میں ہے"، لیکن انہوں نے امام طبرانی رحمہ اللہ کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا نہ ہی جلد یا صفحہ نمبر لکھا ہے، ہم جاننا چاہتے ہیں کہ یہ

بات امام طبرانی کی کس کتاب میں ہے؟

2) اگر یہ روایت واقعی امام طبرانی کی کسی کتاب میں ہے تو اس کی اسنادی حیثیت کیا ہے؟ اور کیا امام طبرانی نے سند کے ساتھ ذکر کی ہے یا بلا سند؟

3) اگر اس روایت کو درست اور صحیح تصور کیا جائے تو کیا اس سے وقت کے خلیفہ ایک صحابی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ طعن نہیں آتا کہ وہ اپنے بیٹے یزید کی "شراب نوشی" اور دوسری غلط حرکات کے بارے میں علم رکھتے تھیں؟

4) کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی "شراب نوشی" کا علم ہونے بعد بھی بجائے اسے سزا دینے کے یہ نصیحت کی کہ اگر تم نے ایسے کام کرنے ہی ہیں تو دن کی روشنی کے بجائے رات کے اندھیرے میں کیا کرو؟

5) ان صاحب کے یہ الفاظ کہ "باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا" کیا یہ بھی "امام طبرانی" کی روایت میں ہی ہیں یا نہیں؟

6) اگر یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے تو کسی کا اس روایت سے استدلال کرنا اور اسے اپنی دلیل میں پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کا رد نہ کرنا کیا یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن کا سبب نہیں بنتا؟

7) ان صاحب کا بطور دلیل یہ بات پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کی رد و قدح نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ مصنف اس بات کو درست اور صحیح تسلیم کرتا ہے؟

اسی طرح انہی صاحب نے یزید کی ولی عہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"حضرت مغیرہ بن شعبہ (50ھ) کو حضرت معاویہ (رض) نے بوجہ کبر سنی امارت کوفہ سے معزول کر دیا اور ارادہ کیا کہ سعید بن العاص کو "اس" کی جگہ گورنر بنایا جائے، تو مغیرہ (رض) اس پر نادم ہوئے اور انہوں نے

آ کر یزید کو کہا کہ تم اپنے باپ سے مطالبہ کرو کہ وہ تمہیں ولی عہد بنا دے، تو یزید نے باپ سے عرض کر دیا، معاویہ (رض) نے پوچھا کہ تمہیں یہ مشورہ کس نے دیا ہے؟ یزید نے کہا : مغیرہ بن شعبہ (رض) نے، معاویہ (رض) کو مغیرہ (رض) کا یہ مشورہ بہت پسند آیا اور "اس" کو امارت کوفہ پر برقرار رکھا اور "اسے" حکم دیا کہ یزید کی ولی عہدی کے لیے کوشش کرو، حضرت مغیرہ (رض) نے یہ کوشش شروع کر دی. تو معاویہ (رض) نے بصرہ کے گورنر زیاد کو بھی اس بارہ میں لکھا، زیاد نے اس کو ناپسند کیا کیونکہ وہ یزید لعب وصید سے واقف تھا اور اس نے عبید بن کعب کو دمشق بھیجا کہ یزید سے کہو کہ اس بات سے باز آنا ہی اس کے لئے بہتر ہے فانزجر یزید عما یرید من ذلك تو یزید ڈر گیا اور معاویہ (رض) سے بھی بات کی تو باپ بیٹے دونوں کا اتفاق ہو گیا کہ سر دست یہ خیال چھوڑ دینا چاہئے. پھر اسی سال کے آخر میں 51ھ میں جب زیاد مر گیا تو حضرت معاویہ (رض) نے منظم طور پر ولی عہدی کی تحریک شروع کی تو پانچ حضرات کے علاوہ سب نے بیعت ولی عہدی کر لی ان پانچ حضرات کو حضرت معاویہ (رض) ڈراتے دھمکاتے رہے..."۔

(بلفظہ عبارت نقل کی گئی ہے اور اس عبارت میں صحابی رسول حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں "اس کی جگہ"، "اس کو" اور "اسے حکم دیا" جیسے الفاظ ہی لکھے ہیں)

اب پوچھنا یہ ہے کہ:

1) کسی کا بطور دلیل یہ بات پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کی رد و قدح نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ مصنف اس بات کو درست اور صحیح تسلیم کرتا ہے؟

2) اگر اس کہانی کو درست تسلیم کیا جائے تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنہ 51ھ میں اپنے اس بیٹے کو جس کی شراب نوشی کا (اسی مصنف کے مطابق) انہیں علم تھا، ولی عہد بنانے کے مشورے اور اس کی تحریک شروع کرنے کے بدلے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ایک بار کوفہ کی گورنری سے معزول کر کے دوبارہ بحال کر دیا؟

3) کیا اسے "سیاسی رشوت" نہیں کہا جاتا؟

4) نیز کیا اس تحریر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کے گٹھ جوڑ کا جو نقشہ پیش کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح گورنر بصرہ زیاد کی بات کے بعد خاموش ہو گئے اور اس کے مرنے کے بعد پھر انہوں نے یہ تحریک شروع کر دی یہ درست ہے؟ اور کیا صحابی رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر اس سے کسی قسم کا کوئی طعن نہیں آتا؟

5) اور کیا یہ بات درست ہے کہ جن پانچ صحابہ کرام نے یزید کی ولی عہدی کی بیعت نہیں کی تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انہیں "ڈراتے دھمکاتے" رہے؟

6) اگر ان باتوں کو لے کر کوئی دشمن صحابہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن و تشنیع یا تنقید کرے تو اسے کس طرح جواب دیا جائے؟

المستفتی :

عبدالواجد لطیف

ملتان

5 جنوری 2023

DRAFT

قارئین محترم! استفتاء آپ نے پڑھا، اسی کے بارے میں یہ سبائی مستفتیان کہتے ہیں کہ" یہ پُر فریب اور مبہم استفتاء" تھا،لیکن آج تک ان میں سے کوئی ماں کا لال یہ نہیں بتا سکا کہ اس میں کیا فریب ہے؟ کیا عبارات میں کوئی ہیر پھیر کی گئی ہے؟ یا اپنی طرف سے عبارات میں کوئی اضافہ کیا گیا ہے؟ یا عبارات یوں نہیں ہیں؟ کیا اس استفتاء کے جواب دینے والے مفتیان بھی ان کے گھر کے مفتری" شیخ الحدیث منیر احمد منور" جیسے آداب فتاویٰ سے نابلد تھے کہ وہ پر فریب استفتاء کو سمجھ نہ سکے اور جواب لکھنے بیٹھ گئے؟ جبکہ حقیقت یہ ہے جس کا ہمیں مستفتی کی زبانی بھی پتہ چلا اور ہم نے فتاویٰ جاری کرنے والے اداروں سے بھی تصدیق کی ہے کہ ان اداروں کے مفتیان نے مستفتی سے باقاعدہ اس کتاب اور مصنف کا نام پوچھا تھا جس کی یہ عبارات ہیں بلکہ کتاب کے صفحات کی نقول تک مانگی تھیں جو انہیں بھیجی گئی تھیں، اگر کسی کو شک ہو تو وہ آج بھی ان اداروں کے دار الافتاء سے پوچھ سکتا ہے، تو کیا ان اداروں کے مفتیان پھر بھی فریب میں آ گئے؟ یا دجل و فریب دینے کی کوشش مولوی محمد محمود عالم صفدر، لاہور کے ننھے منے سبائی لونڈے اور ان کے شیخ الحدیث صاحب کر رہے ہیں؟

یہاں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ استفتاء دار العلوم دیوبند و دیگر اداروں کو بھیجے جانے سے قبل سوشل میڈیا پر بھی باقاعدہ نشر کیا گیا تھا اور فریق مخالف (جدید سبائی گروہ) کے کارندوں کے علم میں آ چکا تھا، بلکہ ان کے مراکز میں بھی بھیجا گیا تھا جس کی رسیدیں مستفتی کے پاس موجود ہیں لیکن آج تک وہاں سے اس کا جواب نہیں آیا۔

قارئین یہ بھی نوٹ کر لیں کہ اس استفتاء میں نہ تو کسی شخصیت کا نام لکھ کر اس کے بارے میں فتویٰ طلب کیا گیا ہے اور نہ ہی فسق یزید سے متعلق کوئی سوال ہے، صرف دو عدد تاریخی روایات کی حیثیت کے بارے میں سوال کیا گیا اور یہ پوچھا گیا ہے کہ ان

روایات سے صحابہ پر تنقید ہوتی ہے یا نہیں اور ان روایات کی اسنادی حیثیت کیا ہے۔

اب اس استفتاء کے جواب میں دار العلوم دیوبند سے صادر ہونے والے تحقیقی فتویٰ کو پڑھیں تا کہ اس جدید سبائی گروہ کے مکروہ پر پیگنڈے کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

(دار العلوم دیوبند کا فتویٰ)

جواب نمبر 7/8/س/1444

عنوان : حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید سے متعلق بعض واقعات کی تحقیق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، حامداً ومصلیاً ومسلماً، الجواب وباللہ التوفیق والعصمۃ۔

سوال میں آپ نے جن واقعات وروایات کا ذکر کیا ہے، ان کی اسنادی حیثیت کی تحقیق دار العلوم دیوبند کے شعبۂ تخصص فی الحدیث کے ذریعے کرائی گئی ہے جو منسلک ہے، اسے ملاحظہ فرمالیں، امید ہے کہ تشفی ہو جائے گی

ان شاء اللہ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

(مفتی) محمد اسد اللہ غفرلہ، دار الافتاء دار العلوم دیوبند، 7/11/1444ھ

الجواب صحیح : (مفتی) محمود حسن غفرلہ بلند شہری، 7/11/44ھ

الجواب صحیح : (مفتی) حبیب الرحمن خیر آبادی، 8/11/44ھ

الجواب وباللہ التوفیق

مذکورہ سوال میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے یزید سے متعلق دو باتیں دریافت طلب ہیں، ہر ایک کی الگ الگ تحقیق پیش ہے :

پہلی بات : کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو چھپ کر شراب پینے کا حکم دیا؟

جواب : اس سلسلے میں ذکر کردہ روایت کو طبرانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، بسیار تلاش کے بعد بھی یہ روایت طبرانی کی کسی بھی کتاب میں نہیں مل پائی، البتہ امام طبرانی رحمہ اللہ اس واقعے کے راوی ہیں، جیسا کہ ابن کثیر نے بھی طبرانی ہی کے حوالے سے مذکورہ روایت کو نقل کیا ہے، ہم پہلے مذکورہ روایت کی تخریج کریں گے، اس کے بعد اس کا حکم نقل کریں گے۔

تخریج : "كان يزيد في حداثته صاحب شراب يأخذ مآخذ الاحداث" :

أخرجه ابن عساكر في تاريخه (403/65) وابن الجوزي في الموضوعات (278/3) بإسناديهما عن أبي نعيم الحافظ قال :نا سليمان بن احمد (الطبراني) نا محمد بن زكريا الغلابي نا ابن عائشة، عن أبيه قال :كان يزيد بن معاوية في حداثته صاحب شراب يأخذ مآخذ الأحداث فأحس معاوية بذلك فأحب أن يعظه في رفق فقال يا بني ما أقدرك على أن تصير إلى حاجتك من غير تهتك يذهب بمروءك وقدرك ثم قال يا بني إني منشدك أبياتا فتأدب بها واحفظها فأنشده أبياتاً يرخص له في فعل ذلك بالليل يقول فيها:

(انصب نهارا في طلاب العلا ... واصبر على هجر الحبيب القريب)

(حتى إذا الليل أتى بالدجى ... واكتحلت بالغمض عين الرقيب)

(باشر الليل بما تشتهي ... فإنما الليل نهار الأريب)

(كم فاسق تحسبه ناسكا ... قد باشر الليل بأمر عجيب)

(ولذة الأحمق مكشوفة ... يسعى بها كل عدو مريب)

الحكم عليه :هذا موضوع سنداً ومتناً

أما سنداً : فمن أجل الغلابي الكذاب

قال فيه ابن الجوزي :كان غالياً في التشيع.

وقال الدار قطني :كان يضع الحديث "الموضوعات لابن الجوزي" (278/3)

وقال الذهبي :كذّاب. "تلخيص الموضوعات" (ص 361) وقد اقتصر ايضاً في "المغني5512 :" على قول الدار قطني المذكور فحسب، مما يُشعر بأنه كذاب.

وقال في الميزان :ضعيف، وذكر بضعة أحاديث دسّها ووضعها.

وقال ابن منده :تُكُلِّم فيه. (لسان الميزان 139/7، 6791)

وأما متناً :فلأن ابن الجوزي ذكر هذا المكذوب تحت باب "ذكر حديث موضوع على معاوية" وقال :ذكر معاوية في هذا الحديث إنما هو من قصده بالشين وذلك من الغلابي، فأنه كان غالياً في التشيع. "الموضوعات لابن الجوزي" (278/3)

وقال الكناني :وهذا على انقطاعه كذب، آفته الغلابي. "تنزيه الشريعة المرفوعة" (9/2)

قال ابن الجوزي :وإنما هذه الأبيات ليحي بن خالد بن برمك، كتبها الى ابنه عبد الله، وكان أحب جارية مغنية، فاشتراها سراً، وانقطع عن أبيه أياماً، فكاتبه. "الموضوعات لابن الجوزي" (278/3)

خلاصہ کلام :یہ ہے کہ مندرجہ بالا روایت اور اس میں مذکور اشعار کو کسی بھی طرح حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے بیٹے کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے، درج ذیل امور کی وجہ سے :

1) میں ایک راوی غلابی ہے جو کذاب اور غالی شیعہ ہے.

2) یہ روایت منقطع ہے.

3) امام ابن الجوزی نے اس واقعے کو اس عنوان سے ذکر کیا ہے : "ذكر حديث موضوع على معاوية" جس سے اس کے موضوع ہونے کا یقین اور دوبالا ہوجاتا ہے، نیز علامہ کنانی نے بھی اس کے موضوع ہونے کی تصریح فرمائی ہے.

4) درحقیقت یہ اشعار یحیٰی بن خالد البرمکی کے ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے بیٹے کے تقریبا سو سال بعد پیدا ہوا ہے، اس لئے اس روایت کا اور اس میں مذکور اشعار کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے بیٹے سے کوئی تعلق نہیں اور اس کو بیان کرنا اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے، تو وہ (نعوذ باللہ) کاتب وحی رضی اللہ عنہ سے بغض اور عدالت صحابہ کو مجروح کرتا ہے، جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت ہے. (فضح الله الكذابين المعاندين الدهاة)

قال الامام احمد بن حنبل :"ما لهم ولنا - اسئل الله العافية - وقال :اذا رأيت أحدا يذكر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بسوء، فاتهمه على الإسلام" (شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة 7 :/1326)

وقال أبو زرعة الرازي :"إذا رأيت الرّجل ينتقص أحدا من أصحاب رسول اللّه صلّى اللّه عليه وسلم فاعلم أنه زنديق، وذلك أنّ الرسول حق، والقرآن حق، وما جاء به حق، وإنما أدى ذلك كله إلينا الصحابة، وهؤلاء الزّنادقة يريدون أن يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسّنّة فالجرح بهم أولى" (الاصابة في

تمييز الصحابة 1 :/22)

وَقَالَ أَبُو تَوْبَةَ الرَّبيع بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ :"معاوية ستر لأصحاب محمد صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا كَشَفَ الرَّجُلُ السِّتْرَ اجْتَرَأَ عَلَى مَا وَرَاءَهُ" (البداية والنهاية، ت شيري 8 :/148)

وقال ابن المبارك :"قَالَ مُعَاوِيَةُ :عِنْدَنَا مِحْنَةٌ فَمَنْ رَأَيْنَاهُ يَنْظُرُ إليه شزراً اتهمناه على القول. يَعْنِي الصَّحَابَةَ" (السابق 148/8)

وقال النسائي :"إنما الإسلام كدار لها باب، فباب الإسلام الصحابة، فمن آذى الصحابة إنما أراد الإسلام، كمن نقر الباب إنما يريد دخول الدار، قال :فمن أراد معاوية فإنما أراد الصحابة" (تهذيب الكمال 340/1)

5) سابقہ نصوص کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ اس قسم کی بے سند اور ضعیف تاریخی روایات کے ذریعے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی پر کسی گناہ کا الزام عائد نہیں کیا جاسکتا.

چنانچہ علامہ ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں :" جو شخص (صحابہ کرام کی لغزشوں سے متعلق) کچھ سنے، تو اس پر واجب ہے کہ اس معاملے میں تحقیق سے کام لے، اور صرف کسی کتاب میں دیکھ لینے کی بناء پر اس غلط کو ان میں سے کسی کی طرف منسوب نہ کرے، بلکہ یہ ناگزیر ہے کہ اس کی پوری تحقیق کرے، یہاں تک کہ اس کی نسبت ان کی طرف صحیح ثابت ہوجائے، اس مرحلے پر یہ واجب ہے کہ ان کے لئے تاویلات کرے".

(الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة 2/621)

دوسری بات : کیا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی گورنری بچانے کے لئے

یزید کی ولی عہدی کے لئے کوششیں کیں؟

جواب :اولاً ہم اس واقعے کو نقل کرتے ہیں، اس کے بعد اس کا حکم نقل کریں گے :

أخرج ابن جرير الطبري في تاريخه (5/ 301- 302) قال :حَدَّثَنِي الْحَارِثُ (بن محمد بن أبي أسامة الحافظ الصدوق)، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (أبو الحسن المدائني الأخباري العلامة الحافظ الصدوق)، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الهمداني وعلي بن مُجَاهِدٍ، قَالا :قَالَ الشَّعْبِيّ :قدم الْمُغِيرَة عَلَى مُعَاوِيَة واستعفاه وشكا إِلَيْهِ الضعف، فأعفاه، وأراد أن يولي سَعِيد بن الْعَاصِ، وبلغ كاتب الْمُغِيرَة ذَلِكَ، فأتى سَعِيد بن الْعَاصِ فأخبره وعنده رجل من أهل الْكُوفَة يقال لَهُ رَبِيعَة- أو الربيع- من خزاعة، فأتى الْمُغِيرَة فَقَالَ :يَا مغيرة، مَا أَرَى أَمِير الْمُؤْمِنِينَ إلا قَدْ قلاك، رأيت ابن خنيس كاتبك عند سعيد ابن الْعَاصِ يخبره أن أَمِير الْمُؤْمِنِينَ يوليه الْكُوفَة، قَالَ الْمُغِيرَة :أفلا يقول كما قَالَ الأعشى:

أم غاب ربك فاعترتك خصاصة ... ولعل ربك أن يعود مؤيدا

رويدا! أدخل عَلَى يَزِيد، فدخل عَلَيْهِ فعرض لَهُ بالبيعة، فأدى ذَلِكَ يَزِيد إِلَى أَبِيهِ، فرد مُعَاوِيَة الْمُغِيرَة إِلَى الْكُوفَةِ، فأمره أن يعمل فِي بيعة يَزِيد، فشخص الْمُغِيرَة إِلَى الْكُوفَةِ، فأتاه كاتبه ابن خنيس، فَقَالَ :وَاللَّهِ مَا غششتك وَلا خنتك، وَلا كرهت ولايتك، ولكن سعيدا كَانَتْ لَهُ عندي يد وبلاء، فشكرت ذَلِكَ لَهُ، فرضي عنه وأعاده إِلَى كتابته، وعمل الْمُغِيرَة فِي بيعة يَزِيد، وأوفد فِي ذَلِكَ وافدا إِلَى مُعَاوِيَةَ".

وقد زاد ابن كثير في "البداية والنهاية11 :/ 307ت التركي" تحت هذه

الواقعة زيادات لم يسُقها الطبري في تاريخه .

مذکورہ واقعے کا درجہ :إسناده ضعيف جداً غير صالح للاعتبار والاعتضاد، فقد روى عن الشعبي هذا الأثر رجلان، الأول :علي بن مجاهد، إن كان الكابلي فهو متروك، كما في التقريب (**4790**)، وإلا فلا يعرف، والثاني :أبو اسماعيل الهمداني، ولم نظفر له بترجمة.

اولاً تو یہ واقعہ سنداً ثابت نہیں، جیسا کہ مذکور ہوا، اور اگر بفرض محال مذکورہ واقعے کو تسلیم بھی کرلیا جائے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی عظمت شان اور صحابیت کے مقام بلند کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسی توجیہ کریں گے، جو ان کی ذات عالی مقام کے شایان شان ہو، چناں چہ یہ توجیہ ہوسکتی ہے کہ : حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو ولی عہد بنانے کی جو تحریک چلائی تھی، وہ" سیاسی رشوت" کے طور پر یا اپنے اقتدار کی مدت بڑھانے کے لئے نہیں، بل کہ اس لئے تھی کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی نظر میں یزید خلافت کا اہل تھا، اور صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی دیانت داری کے ساتھ ان کی ہمنوا بھی، وہ الگ بات ہے کہ جمہور امت کے نزدیک صحیح رائے ان حضرات صحابہ کی تھی، جو یزید کو ولی عہد بنانے کے مخالف تھے.

چناں چہ قاضی ابوبکر ابن العربی جمہور امت کی نمائندگی فرماتے ہیں :"إن معاوية ترك الأفضل في أن يجعلها شورى، وألا يخص بها أحدًا من قرابته فكيف ولدًا، وأن يقتدي بما أشار به عبد الله بن الزبير في الترك أو الفعل فعدل إلى ولاية ابنه وعقد له البيعة وبايعه الناس، وتخلف عنها من تخلف فانعقدت البيعة شرعًا". (العواصم من القواصم ط الأوقاف السعودية،ص**222**)

نوٹ : یہ دونوں واقعے چوں کہ ثابت نہیں، اس لئے ان سے جو نتائج اخذ کیے گئے ہیں

(حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یزید کی شراب نوشی پر راضی رہنا، پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ڈرانا دھمکانا وغیرہ وغیرہ)، وہ کسی طرح بھی درست نہیں، نیز کسی مصنف کا اپنی تصنیف میں یا کسی خطیب وغیرہ کا اپنی گفتگو میں بلا ردوقدح کے ان کو ذکر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ان باتوں کو لے کر آپ سے اگر کوئی شخص الجھے، تو اس سلسلے میں ہمارے اکابر متقدمین ومتاخرین ومعاصرین نے جو (اردو اور عربی میں) بیش قیمت کتابیں لکھی ہیں، ان کی روشنی میں معاند کو حکمت وسنجیدگی کے ساتھ جواب دیں، خاص طور پر شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ کی کتاب "حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق" بہت معاون مددگار ثابت ہوگی، ان شاء اللہ۔

عبداللہ غفرلہ
خادم شعبۂ تخصص فی الحدیث
دارالعلوم دیوبند
27 شوال 1444ھ

قارئین محترم! آپ نے دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمایا نہ اس میں فسق یزید پر ورق سیاہ کیے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی اور غیر متعلقہ بات کی گئی ہے، نہ ہی کسی شخصیت کا نام لکھ کر اسے زندیق وغیرہ لکھا گیا ہے، جو بات استفتاء میں پوچھی گئی صرف اس کا جواب دیا گیا، اور یہی فتویٰ نویسی کا اصول ہے جو شاید شیخ الحدیث منیر احمد منور صاحب شدت جذبات میں بھول گئے اور اپنے فتوے میں محمود احمد عباسی اور فسق یزید پر کئی صفحات

سیاہ کردیے نیز کئی غیر متعلقہ لوگوں پر تبرا بازی کرتے رہے جبکہ یہ زیر بحث استفتاء اور فتاویٰ کا موضوع ہی نہیں تھا۔

اب ہم آگے چلتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے عرض کیا کہ ہمارا موضوع محمود احمد عباسی یا اس کی تحریرات و کتب اور اس کے نظریات نہیں ہیں، نہ ہی ہم نے اپنی زندگی کا مقصد اور اوڑھنا بچھونا یزید کے فسق و فجور کو بنایا ہوا ہے، اس لئے ہم ان موضوعات پر جو کہ اس وقت خارج از مبحث ہیں لکھ کر اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے، کوئی یزید کو فاسق کہے یا کافر کہے، محمود احمد عباسی کی پوری کتاب نقل کردے، اسے جو بھی کہتا رہے، ایسا کرنے سے طعن صحابہ پر مشتمل ان مردود و مکذوب و موضوع تاریخی روایات کی حیثیت میں ذرہ برابر فرق نہیں پڑے گا، یہ روایات جھوٹی اور دشمنان صحابہ کی گھڑی ہوئی ہی رہیں گی، اس لئے کوئی الٹا بھی لٹک جائے تو دار العلوم دیوبند و دار العلوم کراچی وغیرہ سے صادر ہونے والے تحقیقی فتاویٰ کو نہ غلط ثابت کرسکتا ہے اور نہ ہی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہنے کی صورت میں ان فتاویٰ کی زد سے بچ سکتا ہے۔

❀❀❀

مولوی منیر احمد منور صاحب کی غلط بیانی اور بہتان طرازی کی ایک جھلک

آگے چلنے سے پہلے اپنے حلقے میں "شیخ الحدیث" کے لقب سے معروف "منیر احمد منور" نامی مولوی صاحب کی کذب بیانی اور بہتان طرازی کی ایک ہلکی سی جھلک آپ کے سامنے رکھی جاتی ہے تا کہ جو لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ ہماری تحریر میں اتنی سختی کیوں ہے انہیں اندازہ ہو جائے کہ یہ "شیخ الحدیث صاحب" اپنے منصب سے کس قدر نیچے آ کر اور خوف خدا کو بھلا کر کتنے دھڑلے سے کذب بیانی اور بہتان طرازی کے مرتکب ہوئے ہیں، موصوف نے عنوان باندھا ہے "محمود عباسی کے خوشہ چیں چند حضرات" اور پھر یوں لکھا ہے:

> "اس سلسلے میں بڑے جوش، جذبے اور نہایت جذباتیت کے ساتھ کام کو اٹھانے والے کچھ ملتان کے حضرات تھے، اور خیبر پختونخواہ کے علاقے حویلیاں کے پرفیسر طاہر ہاشمی اور سیالکوٹ سے ابو ریحان عبد الغفور، آخر الذکر دو حضرات نے "دفاع معاویہ" کے لیبل لگا کر حب یزید سے سرشار ہو کر اپنے مقتدیٰ پیش رو محمود احمد عباسی سے متاثر ہو کر دفاع یزید پر خوب محنت کی، توانائیاں صرف کیں اور ہر ایک نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور کتابیں تصنیف کیں..."

(الدر الثمین، صفحہ 58)

پھر "شیخ الحدیث" صاحب نے قاضی محمد طاہر علی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "سیدنا معاویہ بن ابی سفیان پر سو (100) اعتراضات کا علمی تجزیہ" کا ذکر کر کے لکھا ہے:

> "...اس کتاب پر ابو ریحان عبد الغفور سیالکوٹی یزیدی کا مقدمہ بھی موجود ہے اور طبع جدید (مئی 2020ء) پر "اعداد و تعارف" کے تحت کراچی

کے غیر مقلد ناصبی محمد فہد حارث اور ناشر کے طور پر" حارث پبلیکیشنز" کا نام مذکور ہے۔ اسی غیر مقلد ناصبی فہد حارث نے محمود عباسی کی بدنام زمانہ کتاب " خلافت معاویہ و یزید" کے علاوہ ابوریحان سیالکوٹی کے بیٹے عبید اللہ کی ناصبی و یزیدی عقائد پر مشتمل کتب بھی اپنے ادارے" فہد پبلیکیشنز" سے شائع کی ہیں..." (الدر الثمین فی دفاع مولانا محمد امین، صفحہ 59)

افسوس ان دو اقتباسات میں" شیخ الحدیث" صاحب کو وہ حدیث یاد نہ رہی جس میں" کذب بیانی" کو منافق کی علامت بتایا گیا ہے، تفصیل اس کی یہ ہے :

جن دو حضرات کا نام لے کر انہیں" محمود عباسی کا خوشہ چیں" بتایا گیا، (اس میں دوسرا نام میرے مرحوم والد مولانا ابوریحان عبد الغفور سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہے)، اور الزام یہ لگایا ہے کہ یہ محمود احمد عباسی کو اپنا مقتدیٰ اور پیش رو سمجھتے تھے اور" ان دونوں نے دفاع یزید پر خوب محنت کی اور ہر ایک نے اس موضوع پر کتابیں تصنیف کیں".

جہاں تک محمود احمد عباسی کی خوشہ چینی اور میرے والد کے نام کے ساتھ " یزیدی" لکھنے کی بات ہے تو خیر سے بالکل یہی الزام تقریباً ربع صدی قبل منیر احمد منور صاحب کے ایک مرحوم بزرگ نے بھی ہمارے والد مرحوم پر لگایا تھا جس کے جواب میں اسی وقت ایک مضمون" مظہری یزیدیت بمقابلہ عباسی یزیدیت" شائع ہوا تھا، ہم اسی مضمون کے کچھ حصے آگے نقل کریں گے جس سے امید ہے کہ منیر احمد منور صاحب کے بلند فشار خون کے مرض میں افاقہ ہو جائے گا، اگر اس سے فائدہ نہ ہوا تو پھر ہم نے ذرا تیز قسم کی مزید" پھکیاں" بھی تیار رکھی ہیں مریض کو وہ استعمال کروا دی جائیں گی۔

رہی بات" دفاع یزید پر کتابیں لکھنے کی" تو ہم شیخ الحدیث منیر احمد منور صاحب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ" کتابیں" نہیں بلکہ صرف اور صرف ان دونوں حضرات کی

صرف ایک ایک ایسی کتاب کا نام لکھ دیں جو خاص" یزید" کے موضوع پر یا" دفاع یزید" پر لکھی گئی ہو، مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اپنی زندگی میں صرف ایک کتاب" سبائی فتنہ" ہی لکھی اور شائع کی تھی، اس میں خیر سے یزید کا نام بھی شاید مشکل سے ایک یا دو جگہ آیا ہو، وہ بھی کسی اور موضوع کے ضمن میں، اس کے علاوہ دو چھوٹے چھوٹے رسالے شائع ہوئے جن میں سے ایک ایصال ثواب پر اور دوسرا عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے موضوع پر تھا، اور ان کی وفات کے بعد بھی جو ان کے مضامین کا مجموعہ بنام " دفاع سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ" شائع کیا گیا اس میں بھی یزید کے موضوع پر ان کا صرف وہ خط ہی شامل ہے جو مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی کو لکھا گیا تھا اور جس کے مدلل جواب سے عاجز آ کر اوکاڑوی صاحب نے اس خط کے سال بھر بعد چپکے سے" کھلے خط" کے عنوان سے اپنا خط تجلیات صفدر میں شائع کیا تھا اور خط لکھنے والے کو خبر تک نہیں دے تھی، اسی " کھلے خط" میں طعن صحابہ پر مشتمل موضوع و مردود روایات پیش کی تھیں جو آج کل زیر بحث ہیں۔

اب یا تو شیخ الحدیث منیر احمد منور صاحب" دفاع یزید" پر لکھی کتاب کا نام بتائیں، یا لعنۃ اللہ علی الکاذبین کو یاد کر کے اپنی کذب بیانی پر توبہ کریں، ورنہ ہم انہیں" مفتری اور کذاب" لکھنے میں حق بجانب ہوں گے۔

منیر احمد منور صاحب نے ایک کذب بیانی یہ کی ہے کہ قاضی طاہر علی الہاشمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب" سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر سو (100) اعتراضات کا علمی تجزیہ" پر مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹی کا لکھا مقدمہ موجود ہے، یہ بھی سفید جھوٹ ہے، شیخ الحدیث صاحب جسے مقدمہ بتا رہے ہیں وہ کتاب ملنے پر مصنف کو شکریہ کے طور پر لکھا گیا خط ہے، جبکہ اسی کتاب پر ماہنامہ" نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ" کے مدیر مولانا حافظ عزیز الرحمن

(رحمۃ اللہ علیہ) کا توصیفی تبصرہ بھی موجود ہے وہ "شیخ الحدیث" صاحب کو کیوں نظر نہ آیا؟ مولانا عزیز الرحمن صاحب کو بھی "یزیدی" لکھ دیتے، کیا فرق پڑتا ہے؟ بلکہ ماہنامہ "نصرۃ العلوم" جس میں یہ تبصرہ شائع ہوا اس پر بھی فتویٰ لگا دیتے، بہر حال یہاں بتانا یہ مقصود ہے کہ جس شیخ الحدیث کا مبلغ علم یہ ہے کہ کتاب ملنے پر شکریہ کے خط کو "کتاب کا مقدمہ" بنا رہا ہے اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کچھ بھی لکھ دے، جہاں تک اس کتاب کی نئی طبع بنام "سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر سو (100) اعتراضات کا علمی تجزیہ" کا تعلق ہے تو اس پر تو یہ شکریہ کا خط بھی کتاب کے آخر میں لگایا گیا ہے، کیا کتاب کا مقدمہ کتاب کے آخر میں ہوتا ہے؟

پھر ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اپنے آپ کو اہل سنت کہلانے والے شیخ الحدیث صاحب کو آخر اس بات سے کیا تکلیف ہے کہ ایک جلیل القدر صحابی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر کیے گئے اعتراضات کا جواب دیا جائے؟ قطع نظر اس کے کہ اعتراض اور تنقید کرنے والا کون ہے، کیا انصاف یہ ہے کہ صحابی کا دفاع صرف اس وقت کرنا ہے جب کوئی غیر اعتراض کرے، اور اگر کسی اپنے کے قلم سے کوئی ایسی ویسی بات نکل گئی تو اس پر خاموشی اختیار کی جائے؟

اس کے بعد "شیخ الحدیث" صاحب کی کرم نوازی ہے کہ راقم کی طرف متوجہ ہوئے ہیں، اور ہمیں خوشی ہوئی یہ جان کر کہ انہوں نے ہماری کتابیں بھی پڑھی ہوئی ہیں اور ان کتابوں میں پائے جانے والے "ناصبی و یزیدی" عقائد بھی آنجناب کی نظر سے گذرے ہیں، لیکن انہوں نے نہ میری کسی کتاب کا نام لکھا اور نہ ہی ان کتابوں میں پائے جانے والے "ناصبی و یزیدی" عقائد میں دو چار کا ذکر ہی کیا کہ علم ہو جاتا کہ ہماری کتاب میں فلاں فلاں ناصبی عقائد ہیں اور فلاں فلاں یزیدی عقائد ہیں اور ہم اپنی اصلاح کر لیتے۔

لہٰذا اب یا تو شیخ الحدیث صاحب میری کتابوں میں پائے جانے والے "ناصبی و

یزیدی" عقائد کی تفصیل فراہم کریں یا... کَفَی بالمرءِ کذِبًا أن یحدِّثَ بِکُلِّ ما سمِعَ ... والی حدیث شریف کا مطالعہ ایک بار پھر تازہ کرلیں.

ہمارا غالب گمان ہے کہ یہ سب باتیں شیخ الحدیث صاحب کو ان شر پسندوں نے کہی ہوں گی جن کی وجہ سے آج مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی زیر بحث آئے ہوئے ہیں اور جنہوں نے پہلے ان کی مستدلہ عبارات مفتیان کرام کو بھیجنے کا کہا تھا اور جب ایسا کیا گیا اور فتوے آگئے تو یہی استفتاء لکھنے والے اور فتویٰ دینے والوں کو گالیاں دینے لگے.

قارئین محترم! آپ نے دیکھا کہ مولوی منیر احمد منور صاحب نے ہمارے ناموں کے ساتھ" ناصبی اور یزیدی" کے لاحقے لگائے ہیں، لہٰذا اب ہم بھی ان کے نام کے ساتھ مثلاً" سبائی" یا" مفتری" لگانے کا حق محفوظ رکھتے ہیں، ہم ادھار رکھنے کے قائل نہیں.

آخر میں ہمارا سب سے اہم سوال یہ ہے کہ مولوی منیر احمد منور صاحب کو آخر اس موضوع میں ہمارا ذکر کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ کیا فتوے ہم نے جاری کروائے یا کیے؟ یا ہم نے مولانا اوکاڑوی کو زندیق وغیرہ کہا یا لکھا؟ ہم نے کسی کے خلاف ویڈیو بنا کر اور منہ سے جھاگ نکال نکال کر کراچی والے جاہل گالی باز کی طرح کسی پر عُو عُو کیا؟ آخر خوامخواہ ہمیں" ناصبی و یزیدی" کہہ کر ماحول کیوں خراب کیا گیا؟ یہ شرارت انہوں نے کیوں کی یا ان سے کس نے کروائی؟ اس لئے اب ہم پر لازم ہے کہ ہم اس" جدید سبائی گروہ" کے طریقۂ واردات کا مختصر جائزہ لیں، تاہم مولوی منیر احمد منور کے بہتانات کا جواب آگے زیر عنوان" اصلی یزیدی کون؟" پیش کیا جائے گا ان شاء اللہ،

❀❀❀